Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۴۹
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت ۳۰ پیسے
جلد ۳۱/۶۶ | ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۷ھ ۱۸ امان ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۷۷ء | نمبر ۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ربوہ — محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

"میری بچی عزیزہ امۃ النور سلمہا اللہ تعالیٰ کا پتّے کا اپریشن ۱۸ مارچ بروز جمعۃ المبارک میو ہسپتال میں ہو رہا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی اور بچی کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔"

خاکسار کی والدہ محترمہ چند ہفتوں سے پاکستان میں شدید بیمار ہیں انہیں حیدر آباد ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

حیدر علی ظفر
مبلغِ اسلام ہمبرگ مغربی جرمنی

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۸ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اطلاع فرماتے ہیں:۔

"کل بخار نہیں ہوا اور بے چینی بھی نسبتاً کم رہی مگر ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے غذا ابھی تک نلکی کے ذریعہ دی جا رہی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور دردو الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز وہ شے ہے جس سے پانچ دِن میں روحانیّت حاصل ہو جاتی ہے

لیکن ضروری ہے کہ انسان صدق وصفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا عبد بنے

"ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجالاتے ہیں سب کے سب کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے۔ جب تک انسان صدق وصفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہو گا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیمؑ کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی کہ ابراہیمؑ وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اِس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو یہ سب باتیں دُعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پہ دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ۔ وَیۡل کے معنی لعنت کے بھی ہوتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سُست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے، نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو ہر شے پر مقدم رکھے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ۱۷۷)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ امان ۱۳۵۶ ہش
۱۸ مارچ ۱۹۷۷ء

مومنوں کی مقبول دُعائیں اور ان کا ثمرہ

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ وہ اپنے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کو ان کی انتہائی کمزوری اور بے بضاعتی کی حالت میں غلبۂ حق کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازتا ہے اور پھر انتہائی مخالف اور نامساعد حالات کے باوجود معجزانہ طور پر ان بشارتوں کو پورا کر دکھاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اپنے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کو کامیابی اور غلبہ کی بشارتوں سے نوازتا ہے اور خود ہی اپنی قدرتِ کاملہ سے انہیں پُورا کرکے حق کے موعودہ غلبہ کو منصّۂ شہود پر لاتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ اس تمام عرصہ میں مومن ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہتے ہیں اور انہیں اُس موعودہ غلبہ کے ظہور کے سلسلہ میں کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ اس سلسلہ میں وہ اُن پر دو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے اور جب وہ اپنی یہ دو ذمہ داریاں کما حقہٗ ادا کر دکھاتے ہیں تب وہ اپنی قدرتِ کاملہ کا اظہار کرکے ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ وہ وعدے پُورے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ وہ دو ذمہ داریاں یہ ہوتی ہیں کہ مومن اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود غلبۂ حق کے ضمن میں مقدور بھر کوشش بروئے کار لائیں اور خواہ اُس مقدور بھر کوشش کا کوئی نتیجہ نہ نکلے اور بظاہر وہ رائیگاں جاتی نظر آئے پھر بھی اُس سے دریغ نہ کریں۔ اور پھر ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے یہ دعائیں کریں کہ اے خدا! ہم کمزور اور بے بضاعت ہیں لیکن تجھے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں، تو خود ہی ہماری مقدور بھر حقیر کوششوں کو قبول فرما اور اپنے فضل سے اپنے وعدوں کو پورا کرکے حق کو کامل طور پر غالب کر دے۔ جب مومن اپنی ان دو ذمہ داریوں کو پورے طور پر ادا کر دکھاتے ہیں اور انہیں ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے تو پھر خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ انہیں ان کی مراد عطا کر دیتا ہے۔

الغرض خدائی وعدوں کے پُورا ہونے میں مومنوں کی مقدور بھر کوشش اور متضرعانہ دعاؤں کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے متعدد انبیائے ماسبق پر ایمان لانے والوں کو پیش آنے والے انتہائی صبر آزما حالات کا ذکر کرنے کے بعد غلبۂ حق کے ضمن میں ان کی دردمندانہ دعاؤں کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد پر ان کی قوم کے مظالم کا ذکر کرنے کے بعد بتایا ہے کہ جب مظالم کا سلسلہ طول پکڑتا چلا گیا تو اُن مظلوموں نے اپنے رب کے حضور درد و الحاح سے یہ دعا مانگنی شروع کی اور خدائی وعدوں کے پورا ہونے تک وہ یہ دعا مانگتے ہی چلے گئے کہ:-

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۹۰)

ترجمہ:- اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچ کے مطابق فیصلہ کر دے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو کامیابی اور غلبۂ حق سے متعلق ایک خاص دعا سکھائی اور اسے خاص تعہد سے مانگنے کی ہدایت فرمائی۔ وہ دعا یہ ہے:

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (آل عمران آیات ۱۹۴، ۱۹۵)

ترجمہ:- اے ہمارے رب! ہم نے یقیناً ایک ایسے پکارنے والے کی آواز سُنی ہے جو ایمان (دینے) کے لئے بلاتا ہے (اور کہتا ہے کہ) اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اس لئے اے ہمارے رب! تُو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ (ملا کر) وفات دے۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں وہ (کچھ) دے جس کا تُو نے اپنے رسولوں (کی زبان) پر ہم سے وعدہ کیا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کرنا۔ تُو اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کی یہ دردمندانہ دعائیں ہی ہوتی ہیں جو انقلاب لانے کا موجب بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرکے ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور اپنے وعدوں کو پورا کرکے انتہائی مخالف حالات میں حق کو غالب کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم میں اپنے مبعوث کردہ رسولوں اور ان کے ابتدائی متبعین کو پیش آنے والے انتہائی صبر آزما حالات کا من حیث المجموع ذکر کرکے بتایا ہے کہ ہمارے رسولوں اور ان کے متبعین نے اپنی کامیابی اور غلبۂ حق کے وعدوں کے پورا ہونے کے لئے دعائیں کیں اور ان دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں انہیں کامیابی نصیب ہوئی۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ أَرْضِنَآ أَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَأَوْحٰٓى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

(ابراہیم آیات ۱۴ تا ۱۶)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے اپنے (اپنے زمانہ کے) پیغمبروں سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنے علاقہ سے نکال دیں گے یا تم (مجبور ہو کر) ہمارے مذہب میں واپس آ جاؤ گے۔ اس پر ان کے رب نے ان پر وحی نازل کی کہ ہم ان ظالموں کو یقیناً ہلاک کر دیں گے اور ان کے بعد اس زمین میں ضرور تم کو آباد کر دیں گے۔ یہ (وعدہ) اس کے حق میں ہے جو میرے مقام سے ڈرے نیز میری انذاری پیشگوئیوں سے ڈرے۔ اور انہوں نے (اپنی) فتح کے لئے دعا کی اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہر ایک سرکش اور حق کا دشمن ناکام رہا۔

ان جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین سے خدا تعالیٰ کامیابی اور غلبۂ حق کے جو وعدے کرتا ہے ان کا پورا ہونا دو امور پر منحصر ہوتا ہے اوّل یہ کہ مامورینِ الٰہی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُن کے متبعین اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود مقدور بھر کوشش میں خواہ وہ اپنی کمیت کے اعتبار سے کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں دوم یہ کہ وہ خدائی وعدوں کے پورا ہونے سے متعلق دعائیں کرنے میں کبھی سُست نہ ہوں۔ جب وہ اپنی مقدور بھر کوشش اور اپنی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو انتہاء تک پہنچا دیتے ہیں تو خدا تعالیٰ جس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں اپنے وعدوں کو پورا کر دکھاتا ہے۔ اسی لئے ان کی کامیابی دراصل ان کی مقبول دعاؤں کا ثمرہ ہوتی ہے۔

یومِ مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ مارچ کا دن جماعتِ احمدیہ میں ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ بحکمِ ربّانی بیعت لے کر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ معمول اس دن جلسے منعقد کریں۔ مقامی جماعتیں حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔ ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

خدمتِ اسلام کیلئے آپ کے کارہائے نمایاں

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ

(۳)

اوہام، بدعات اور غلطیوں کا ازالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اوہام بدعات اور غلطیوں کا ازالہ فرمایا جو خود مسلمانوں میں پائی جاتی تھیں اور ان کی وجہ سے غیر اقوام اسلام پر حملے کرتی تھیں اور مسلمان جواب دینے سے عاجز تھے

۱۔ اس سلسلہ میں ایک مسئلہ ناسخ و منسوخ تھا جس پر مسلمان محض نادانی اور عدم علم سے مضبوطی سے قائم تھے اور اسکو ایک اہم عقیدہ کی صورت میں انہوں نے مان رکھا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے اس مسئلہ کو بالکل صاف کر دیا اور قرآن کریم کو صرف ناسخ و منسوخ سے ہی پاک ثابت کیا بلکہ ثابت کیا کہ قرآن کریم ہر قسم کے اختلاف سے بالکل پاک و صاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۲)

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں . . . . اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔"

(نشان آسمانی صفحہ ۳)

۲۔ قرآنی قسموں کی فلاسفی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اشیاء کی متعدد قسمیں کھائی ہیں۔ مسلمان علماء میں قسموں کا مسئلہ بھی ایک معمہ بنا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے غیر اقوام بھی اس مسئلہ پر حملہ آور تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت اعلیٰ رنگ میں قسموں پر روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کی قسم پر اعتراض [illegible] ایسی شے ہے جس کو ایک شاہد کے مفقود ہونے کی جائے دوسرا شاہد قرار دیا جاتا ہے قانوناً شرعاً عرفاً یہ عام مسلّم بات ہے کہ جب گواہ مفقود ہو اور موجود نہ ہو تو صرف قسم پر اکتفا کی جاتی ہے اور وہ قسم گواہی کے قائم مقام ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت قرآن کریم میں اس طرح پر جاری ہے کہ نظریات کو ثابت کرنے کے واسطے بدیہیات کو بطور شاہد پیش کرتا ہے . . . . غرض خدا تعالیٰ کی قسمیں اپنے اندر لامحدود اسرار معرفت رکھتی ہیں جن کو اہل بصیرت ہی دیکھ سکتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ قسم کے لباس میں اپنے قانونِ قدرت کے بدیہیات کی شہادت اپنی شریعت کے بعض دقائق حل کرنے کے لئے پیش کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی فعلی کتاب (قانون قدرت) اور قولی کتاب (قرآن شریف) پر شاہد ہو جاتے اور اس کے قول اور فعل میں باہم مطابقت ہو کر طالبِ صادق کے لئے مزید معرفت اور سکینت اور یقین کا موجب ہو اور یہ طریق قرآن شریف میں عام ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ [illegible] اور الہام کے منکروں پر یوں اتمام حجت کرتا ہے والسماء ذات الرجع . . . . قسم ہے آسمان کی جس میں تعالیٰ نے رجع کو رکھا ہے سماء کا لفظ فضا اور ہوا اور بارش اور بلندی کے معنوں میں بولا جاتا ہے اسلئے اس کا نام بھی رجع ہے اسی طرح پر آسمانی بارش بھی اپنے وقتوں پر آتی ہے والارض ذات الصدع اور قسم ہے زمین کی کہ وہ [illegible] میں پھوٹ نکلتی ہے اور سبزہ نکالتی ہے۔ بارش کی جڑ بھی زمین ہے زمین کا پانی جو بخارات بنکر اوپر اڑ جاتا ہے وہ کرۂ زمہریر میں پہنچ کر بارش بن کر واپس آتا ہے۔ اور اس صورت میں چونکہ وہ آسمان سے آتا ہے اسلئے آسمانی کہلاتا ہے پھر بارش کی ضرورت کے لئے ایک اور وقت خاص ہے جب مزارعین کی ضرورت ہوتی ہے . . . . . غرض بارش اور مینہ کی ضرورت اور اس کے حفاظ اور اس کے آسمان سے آنے کا نظارہ بالکل بدیہی ہے اور ایک ادنیٰ درجہ کی عقل رکھنے والا گنوار دہقان بھی جانتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر آسمانی بارش نہ ہو تو زمینی پانی بھی خشک ہونے لگتے ہیں چنانچہ امساک باراں کے دنوں میں بہت سے کنوئیں خشک ہو جاتے ہیں اور اکثروں میں پانی بہت ہی کم رہ جاتا ہے لیکن جب آسمان سے بارش آتی ہے تو زمینی پانیوں میں بھی ایک جوش اور تموج پیدا ہونے لگتا ہے پس مطلب اس مقام پر اس مثال کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان قسموں کو ایک امر کے لئے بطور شاہد قرار دیا ہے کیونکہ ان نظائر سے تو ایک معمولی زمیندار بھی واقف ہے اور وہ امر جو ان کے ذریعہ ثابت کیا ہے وہ یہ ہے اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّ مَا ھُوَ بِالْھَزْلِ۔ بے شک یہ خدا کا کلام ہے اور قول فصل ہے اور وہ عین وقت پر ضرورت حقہ کے ساتھ اور حق حکمت کے ساتھ آیا ہے بیہودہ طور پر نہیں آیا اب دیکھو کہ قرآن شریف جس وقت نازل ہوا ہے کیا اس وقت نظام روحانی یہ نہیں چاہتا تھا کہ خدا کا کلام نازل ہو اور کوئی مرد آسمانی آوے جو اس گمشدہ متاع کو واپس دلاتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت کی تاریخ پڑھو تو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کی کیا حالت تھی خدا تعالیٰ کی پرستش دنیا سے اٹھ گئی تھی۔ اور توحید کا نقش پامٹ چکا تھا . . . . . اب دیکھو جیسے خدا تعالیٰ کا قانون عام ہے کہ عین امساکِ بارش کے وقت آخر اس کا فضل ہوتا ہے اور بارانِ رحمت برس کر شادابی بخشتا ہے اسی طرح پر ایسے وقت میں ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا کلام آسمان سے نازل ہوتا گویا اس جسمانی بارش کے نظام کو دکھا کر روحانی بارش کے نظام کیطرف رہبری کی ہے . . . . کہ جیسے وہ نظام رکھا ہے اسی طرح دوسری بارش کیلئے بھی وقت مقرر رکھے ہیں) اب دیکھو کہ کیا یہ بارش روحانی کا وقت نہ تھا . . . اس بارش کے نظام کو بطور شاہد پیش کر کے قسم کے رنگ میں استعمال کیا کیونکہ یہ ایک روحانی اور نظری امر تھا اور کفار عرب اس نظام کو نہ سمجھ سکتے تھے اسلئے وہ پہلا نظام پیش کر کے انکو سمجھا دیا۔"

غرض آپ نے نہایت احسن طریق پر قسموں کی فلاسفی بیان فرمائی اور لاینحل عقدے حل کر دئے۔

۳۔ جہاد کی حقیقت

عیسائی پادریوں اور پادریوں اور دیگر اقوام نے اسلام کو جس اعتراض کا سب سے زیادہ تختۂ مشق بنا رکھا تھا وہ یہ تھا کہ "اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے" بدقسمتی سے جہاد کا یہی غلط تصور مولویوں نے پھیلا رکھا تھا۔ اسی بناء پر دشمنانِ اسلام اس اعتراض پر بہت مصر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھ میں قرآن کریم عطا فرمایا کہ اس کے ذریعہ سے جہاد کرو یہی جہاد کبیر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا

(الفرقان)

یعنی تو قرآن کے ذریعہ ان کفار کے ساتھ بڑا جہاد کر۔

بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کے ساتھ بھی جہاد کیا جو درحقیقت خاص حالات کے ماتحت تھا۔ دشمن نے اسلام کو جب تلوار سے حملہ کر کے مٹانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں خود حفاظتی کے لئے آپ کو تلوار کے ساتھ مقابلہ کرنے کا اذن عطا فرمایا۔ کسی کو مسلمان بنانے کے لئے کبھی بھی تلوار استعمال نہیں کی گئی اور نہ جبراً تلوار سے کسی کو مسلمان بنایا جا سکتا ہے اور نہ جبراً مسلمان بنانے کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ تبلیغی جہاد کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

لَا شَكَّ اَنَّ وُجُوْهَ الْجِهَادِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَعَنَا دِمَنَةٌ فِيْ هٰذَا
التَّمَنِ دُ عَذِرٌ الْبلَادِ
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳)

یعنی اب شرائط سیفی جہاد کی شرائط اس زمانہ میں اس ملک میں پائی نہیں جاتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کو منسوخ نہیں کیا۔ آپ کے نزدیک تو قرآن کریم کا کوئی شعشہ یا نقطہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ آپ کا ارشاد صرف یہ ہے کہ اسلامی جہاد سیفی کی شرائط موجود نہیں۔ آپ جہاد کے بارے میں مزید تشریح بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ابتدائے اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور اسلامی جنگوں کی اس لئے بھی ضرورت پڑتی تھی کہ دعوت اسلام کرنے والے کا جواب ان دنوں دلائل و براہین سے نہیں بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا اسلئے لاچار جواب الجواب میں تلوار سے کام لینا پڑا لیکن اب تلوار سے جواب نہیں دیا جاتا۔ بلکہ قلم اور دلائل سے اسلام پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف (تلوار) کا کام سے لیا جائے اور تحریر سے مقابلہ کرکے مخالفوں کو پست کیا جائے۔ اس لئے کسی کو شایان نہیں کہ قلم کا جواب تلوار سے دینے کی کوشش کرے ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھو کہ سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اسکے دین کی عزت ظاہر ہو میں نے ایک وقت ان اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں تو ان کی تعداد میرے خیال اور اندازہ میں تین ہزار ہوئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو تعداد اور بھی بڑھ گئی ہوگی کوئی یہ نہ سمجھے کہ اسلام کی بنا ایسی کمزور باتوں پر ہے کہ اس پر تین ہزار اعتراض وارد ہو سکتا ہے نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ ان اعتراضات کی تہ میں در اصل بہت ہی نادر صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۵۹-۶۰)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ مقام دار الحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں اسلئے ہم کو چاہیئے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہمرنگ ہو۔ جس قسم کے ہتھیار لیکر میدان میں وہ آئے ہیں اسی طرز کے ہتھیار ہم کو لیکر نکلنا چاہیئے اور وہ ہتھیار ہے قلم یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا اس میں یہی سر ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۲۳۲)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کی حقیقت واضح فرمائی اور دشمنِ اسلام کو دندان شکن جواب دیکر خاموش کیا۔

۴۔ عصمتِ انبیاء پر روشنی ڈالی:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت ہی احسن رنگ میں عصمتِ انبیاء پر روشنی ڈالی اور ان کی عظمت، پاکیزہ فطرت اور عصمت . . . . کو ثابت کر دکھایا۔ اگر گذشتہ تفاسیر پر نظر ڈالی جائے تو ان میں بیان کردہ واقعات کی بنا پر تو جملہ انبیاء کی زندگیاں داغدار ثابت ہوتی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

آپ نے انبیاء کرام کے واقعات کو اس حکمت اور معرفت سے بیان فرمایا کہ ان کو پڑھ کر دل اطمینان اور سکینت سے معمور ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور حضرت سلیمانؑ کے ایک واقعہ کو لیتا ہوں۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ انہوں نے ایک محل تیار کرایا جس کا فرش شیشے کا تھا اور اس کے نیچے پانی بہتا تھا۔ ملکہ سبا جب ان کے پاس آئی تو انہوں نے اس کو اسمیں داخل ہونے کو کہا لیکن ملکہ نے سمجھا کہ اس میں پانی ہے اور وہ ڈری۔ مگر حضرت سلیمانؑ نے بتایا ڈرو نہیں یہ پانی نہیں بلکہ شیشہ کے نیچے پانی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ملکہ ایک مشرکہ عورت تھی اور سورج پرست تھی۔ حضرت سلیمانؑ اسے شرک چھڑانا چاہتے تھے۔ آپ نے لفظوں میں دلیل دینے کے ساتھ ساتھ پسند کیا کہ عملاً اسکے عقیدہ کی غلطی اس پر ظاہر کریں اور اس کی ملاقات کیلئے ایسے قلعہ کو تجویز کیا جس میں شیشہ کا فرش تھا اور نیچے پانی بہتا تھا۔ جب ملکہ فرش پر سے چلنے لگی تو اسے پانی کی جھلک نظر آئی۔ اس نے اپنا لباس اونچا کر لیا یا اسے دیکھ کر وہ گھبرا گئی (کَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا کے دونوں معنے ہیں) اس پر حضرت سلیمانؑ نے اسے تسلی دی اور کہا کہ جسے تم پانی سمجھتی ہو یہ تو دراصل شیشہ کا فرش ہے اور پانی اسکے نیچے ہے چونکہ پہلے آپ دلائل سے شرک کی غلطی اس پر واضح کر چکے تھے۔ اس نے فوراً سمجھ لیا کہ انہوں نے ایک عملی مثال دے کر مجھ پر شرک کی حقیقت کھول دی ہے کہ جس طرح پانی جھلک شیشہ میں مجھے نظر آئی ہے اور تو نے اسے پانی سمجھ لیا ہے ایسا ہی خدا تعالیٰ کا نور اجرام فلکی میں سے جھلکتا ہے۔ اور لوگ انہیں خدا ہی سمجھ لیتے ہیں۔ اس عملی دلیل سے وہ بڑی متاثر ہوئی اور بے اختیار کہہ اٹھی کہ

اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

یعنی میں اس خدا پر ایمان لاتی ہوں جو جہانوں کا رب ہے اور سورج اور چاند وغیرہ اسی خدا سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعہ پر نہایت عارفانہ رنگ میں روشنی ڈالی پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ بالوں والی پنڈلیاں دیکھنے کے لئے محل بنایا بنایا گیا تھا۔ یا للعجب!

(باقی)

ایک مخلص احمدی نوجوان کی وفات

عزیزم مکرم شاہد فاروق احمد صاحب ابن محترم چوہدری محمد صادق صاحب نوابشاہ شہر جو فرسٹ ایئر کے طالب علم مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۷۷ء کو وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ط

وفات کے وقت مرحوم کی عمر تقریباً سترہ سال تھی بڑے مخلص نوجوان تھے اور بحیثیت ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ نوابشاہ نہایت درجہ محنت و جانفشانی اور اخلاص سے خدمتِ سلسلہ بجا لا رہے تھے ان کی وفات والدین۔ بہن بھائیوں اور دیگر متعلقین کے لئے شدید صدمہ کا باعث ہوئی لیکن تاہم انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے اور مومنانہ صبر کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم شاہد فاروق احمد کو جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(نذیر احمد خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور)

زعماء کرام انصار اللہ سے گذارش ہے کہ جنوری فروری کی وصولی جلد بھجوائیں (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۷۸

میں رحمت علی ولد اللہ دتہ صاحب قوم رندھاوا پیشہ مزدوری عمر ۶۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد بکری قیمتی اندازاً -/۳۰۰ روپے
۲- ایک عدد مکان کچا مالیتی -/۱۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت بیلدار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ رحمت علی ساکن مالو کے بھگت ڈاکخانہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ چوہدری عنایت اللہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ چوہدری محمد مالک مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۹۷۹

میں علی احمد ولد چوہدری محمد دین صاحب قوم ورک پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن فتح کلاس ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی زمین ۱۶ ایکڑ مالیتی -/۸۰۰۰۰ روپے
۲- ایک ٹریکٹر جس میں ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے۔
۳- دو ٹیوب ویل (جس میں ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں) مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔
۴- ایک گائے قیمتی -/۱۲۰۰ روپے
۵- ایک گھڑی مالیتی -/۲۰۰ روپے
۶- ایک بندوق دونالی قیمت -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ علی احمد سکنہ فتح کلاس ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ حکیم عبدالرحمٰن وصیت ۳۷۲۴ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ چوہدری عبدالحمید زعیم انصاراللہ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔

مسل ۲۲۹۸۰

میں عبدالغنی ولد محمد مستقیم صاحب قوم راجپوت پیشہ ٹیلر ماسٹر عمر ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک رسٹ واچ مالیتی -/۴۰ روپے
۲- ایک مکان قیمت مرمت -/۲۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ٹیلرنگ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالغنی محلہ گڑھا۔ گلی چاولہ چنیوٹ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ حافظ مبارک علی محلہ گڑھا چنیوٹ۔
گواہ شد۔ میاں بشیر احمد وارڈ ۳ چنیوٹ۔

مسل ۲۲۹۸۱

میں میاں محمد بشیر ولد میاں ہدایت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ گھڑی ساز۔ عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- نقد مبلغ -/۱۱۰۰ روپے
۲- مبلغ -/۲۵۰۰ روپے (جو بطور قرض دیا ہوا ہے۔)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بیٹا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ میاں محمد بشیر مکان ۲ شاہجہان سٹریٹ ملک اسلامیہ پارک لاہور۔
گواہ شد۔ مرزا عبدالکریم ۵۲ موصیان اسلامیہ پارک لاہور۔
گواہ شد۔ محمد اعظم میاں مشتاق کالونی سمن آباد۔ لاہور۔

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی اکسیر ۲ اکسیریں کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم عبدالباسط قیصر کا نکاح بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ نیر صبا صاحبہ بنت مکرم غلام حیدر صاحب بھٹی مرحوم ساکن ۱۸/۲۲ سمن آباد کراچی سے بتاریخ ۱۲ر فروری ۱۹۷۷ء مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے بمقام کراچی پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین

حاجی عبدالقادر
ڈیلسنٹ کلاتھ ہاؤس۔ اوکاڑہ

درخواست دعا

۱- خاکسار کئی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(حبیب احمد ایجنٹ الفضل شیخوپورہ)

۲- ہماری مجلس کے ایک بزرگ ممبر محترم حکیم سید عبدالرحمٰن صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جسمانی طور پر بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ نظر پر بھی کافی اثر ہے احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
(زعیم مجلس انصار اللہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۳- کرونڈی میں میرے داماد نصیر احمد صاحب طاہر پر آجکل ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ باعزت بریت فرمائے۔
(عبدالغفور حمید سویٹ ہاؤس رحمت بازار ربوہ)

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱۵ تا ۲۸ اپریل ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے۔ (مہتمم تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضاکار معلّمین کی تیسری کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ رجنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب رضاکارانہ طور پر وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی بلامعاوضہ معلم مل جائے۔ ایسے واقفین کی ضروری دینی تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرکزی سہ ماہی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کلاس اکتوبر سے شروع ہو کر دسمبر کے آخر میں ختم ہوئی اور دوسری کلاس جنوری ۱۹۷۷ء سے شروع ہے جو آخر مارچ تک رہیگی۔ تیسری سہ ماہی کلاس انشاء اللہ اپریل میں شوریٰ کے معاً بعد شروع ہوگی۔

مربیان کرام، امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی اپنے اپنے حلقہ اور جماعتوں میں خدام اور انصار کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں اور اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب اپنے وقف کی درخواستیں بھجوا کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلّمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلّمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اپنے ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق اپنا بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ کلاس میں شامل ہونے والے متعلّمین تیار ہو کر مشاورت پر ہی تشریف لے آئیں تاکہ اس کے معاً بعد وہ کلاس میں شامل ہو سکیں۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

سیمینار برّاعظم یورپ

تیسرے دن کی رُوداد

۱۶ رامان ۱۳۵۶ ہش۔ آج جامعہ احمدیہ کی الجمعیۃ العلمیہ کے زیر انتظام ہونے والے سیمینار براعظم یورپ کا تیسرا دن تھا۔ ساڑھے چار بجے سہ پہر محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی۔

مکرم نسیم مہدی صاحب شاہد نے "ہالینڈ میں اسلام" کے عنوان پر مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ کا تحریر کردہ مقالہ پڑھا۔ آپ کے بعد لئیق احمد صاحب طاہر استاذ الجامعہ نے "انگلستان میں اسلام" سے متعلق اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نے "جماعت احمدیہ کے ذریعہ اہلِ یورپ کے نظریات میں تبدیلی" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا۔ آپ کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ مغربی جرمنی نے اپنے مقالہ میں جرمنی میں تبلیغِ اسلام اور ہماری جماعت کے ذریعہ اہلِ جرمنی میں پیدا ہونے والے عظیم انقلاب کا تذکرہ فرمایا۔

آخر میں صدرِ اجلاس نے اپنے اختتامی خطاب میں سامعین خصوصاً طلبہ جامعہ احمدیہ کو زرّیں نصائح فرمائیں ــــ دعا کے ساتھ اس نشست کا اختتام عمل میں آیا۔ (نامہ نگار)

قائدین خدام الاحمدیہ!

ماہ تبلیغ / فروری گزر چکا ہے۔ اس ماہ کی رپورٹ کارگزاری مکمل اعداد و شمار کے ساتھ جلد ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اساتذہ اور طلبہ
تعطیلات میں وقفِ عارضی میں شامل ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"کالجوں کے پروفیسر، لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھ دار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ رمارچ ۱۹۶۶ء ص۳)

تعطیلات کے مہینے آنے والے ہیں۔ پروفیسر صاحبان اور اساتذہ کرام نیز طلباء بھی سے وقفِ عارضی کے لئے پروگرام بنا کر فارم مطبوعہ پُر کر کے بھجوا دیں تا بروقت ان کا تقرر کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

دُعائے مغفرت

۱- فیڈرل بی ایریا (حلقۃ النور) کراچی کے ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم عبدالسلام صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۲ رمارچ کو مغرب سے کچھ قبل بائیس سال کی عمر میں ایک حادثہ میں زخمی ہو کر وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے گھر سے سائیکل پر سوار مسجد النصرت (حلقہ دستگیر سوسائٹی) کی جانب مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک حادثہ کا شکار ہو گئے۔

مرحوم قیادت مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کی مجلس عاملہ کے رُکن تھے۔ کچھ عرصہ سے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ النور کے نائب زعیم بھی تھے اور تھوڑے عرصہ میں ہی مرحوم نے "النور" کے خدام میں بیداری پیدا کر دی تھی۔ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں وصیت کے نظام میں بھی شامل ہو گئے تھے۔

جنازہ ۱۴ رمارچ کو بذریعہ ٹرین ربوہ لایا گیا جہاں اسی دن بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند درجات عطا فرمائے۔ بوڑھے والدین اور دوسرے اقرباء کو صبرِ جمیل عطا فرما کر ان کے نیک نمونہ کو ان کے خاندان میں زندہ رکھے۔ آمین

(میاں) عبدالحی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی)

۲- میری دادی جان محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ ۶ رمارچ ۱۹۷۷ء کو بارہ بجے دوپہر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز فجر احاطہ مسجد گنبد والی میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اٰلم نے پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ پابندِ صوم و صلوٰۃ صاف گو اور ہر قسم کے شرک و بدعت سے بچنے والی خاتون تھیں۔ خدا کے فضل و کرم سے حج کا فریضہ ادا کرنے کی بھی توفیق پائی تھی۔ اپنے پیچھے ایک بیٹا اور متعدد پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت انکی بلندیٔ درجات اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

سلطان محمد اویس ولد حسن محمد صاحب
محلہ الیمین وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴